© rasailojaraid.com

ملتان۔ ٹوبہ۔ سرگودہا وغیرہ میں لاکھوں افراد مذہب حق کو خیر باد کہہ چکے ہیں۔ العیاذ باللہ۔ ملک میں متحدہ طور پر اگر علماء بھرپور تحریک نہ چلائیں تو اس کی تلافی تو کیا چند سال میں شیعیت گود میں نظر آئے گا (خدا نہ کرے) محمد سلیمان شورکوٹ

ملا جیونؒ کا مزار | مولانا ابو البیان نے "ملا احمد جیون" کے ضمن الحق میں لکھا ہے۔ کہ ان کا انتقال ۱۱۳۰ھ ۱۷۱۸ء میں دہلی کی جامع مسجد میں زاویے میں ہوا۔ لیکن ان کی لاش کو بعد میں نکال کر ان کے آبائی شہر میں دفن کر دیے گئے۔ مگر حال یہ ہے کہ دو سال قبل دارالعلوم دیوبند کا صدسالہ جشن کے موقع پر ہم جلسہ سے فارغ ہو کر دہلی گئے۔ وہاں یعنی دہلی میں ایک خانقاہ ہے جو خواجہ باقی باللہ کے نام سے موسوم ہے۔ اس خانقاہ کے باہر چند قدم پر ایک مزار تھا جس پر یہ کتبہ تھا (ملا جیون۔ استاد عالمگیر) تو یہ زیارت دہلی میں ہے نہ کہ امیٹھی میں توابع لکھنؤ۔ (ایک قاری)

روسی ثقافتی طائفہ | سنا کرتے تھے کہ مولانا سمیع الحق صاحب کو بھی سودا ہو گیا ہے۔ لیکن جنوری کا ماہنامہ "الحق" بنظر غائر پڑھا تو اداریہ واشگاف الفاظ میں اس دعوے کے بطلان کا اعلان کر رہا تھا۔ روسی ثقافتی ٹولے کی آمد ہمارے پاکستانی مسلمان بھائیوں کی غیرت کے لیے چیلنج ہے۔ اگر روس افغانستان میں "سرخ انقلاب" کا علمبردار بن کر ہم مسلمانوں کی غیرت ایمانی سے برسرپیکار ہو کر بچوں کو یتیم عورتوں کو بیوہ اور معموروں کو ویران بناتا ہے تو ہم اس کے لئے واویلا کرتے ہیں۔ وزراء خارجہ کی کانفرنسیں منعقد کرتے ہیں اور اس کو ناقابل برداشت سمجھتے ہیں۔ لیکن وہی روسی سرد جنگ لڑنے والی ثقافتی ٹولے کی صورت میں اگر ہمارے ملک کا اخلاقی دیوالیہ نکالنے کے درپے ہو تو ہمارا دانشور طبقہ کیوں خاموش ہو جاتا ہے؟ قلموں کی سیاہی کیوں خشک ہو جاتی ہے؟

ہمارے ارباب اقتدار کو اس قسم کے ثقافتی ٹولوں کی آمد پر خوش نہیں ہونا چاہیے بلکہ سوچنا چاہیے کہ اس قسم کے ناکردنی افعال کہیں روبہ زوال نہ ہو جائیں۔ (مولانا احمد سعید شاہ) شاہ حسن خیل ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

★ محتشمی و مکرمی بندہ جناب مولانا سمیع الحق صاحب

روسی ثقافتی طائفہ کے متعلق آپ کے خیالات پڑھ کر نہایت ہی روحانی سرور حاصل ہوا۔ اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کیا کہ تو نے اپنے خاص بندوں کو بے لاگ تبصرہ کرنے کی توفیق فرما کر صحیح معنوں میں جہاد بالقلم کا اعزاز عطا فرمایا جس کے لئے آپ لائق صد مبارکباد ہیں۔

اس مضمون میں جو کہ نہایت مختصر ہے آپ نے موجودہ بے راہ روی کا اور ارباب حل و عقد کی غفلت اور لاپرواہی کا نقشہ کھینچا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ (خلیل الرحمن قادری راولپنڈی)

میاں مراد گل کاکاخیل کی وفات | دارالعلوم حقانیہ کے ایک نہایت مخلص بزرگ رکن تاسیسی جناب الحاج میاں مراد گل کاکاخیل ۲۰ مئی کو انتقال فرما گئے۔ نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے ان کے گاؤں زیارت کاکا صاحب میں پڑھایا وہیں تدفین ہوئی۔ اس سانحہ میں پورا دارالعلوم شریک غم ہے۔ مرحوم کے رفع درجات کے لئے دعا کی اپیل کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

© rasailojaraid.com